بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۰ | ۵۔ ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش | ۱۸ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ | ۵۔ ماہ اپریل ۱۹۴۲ء | نمبر ۷۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ اپریل۔ آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بوجہ انفلوانیزا کے نئے حملہ کے ناساز ہے کھانسی اور ضعف کی بہت شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا کریں ؂

آج مجلس مشاورت کے اجلاس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو سب کمیٹیاں مقرر فرمائی ہیں۔ انہوں نے رات کو اپنے اجلاس منعقد کئے۔ تاکہ صبح کے اجلاس میں رپورٹیں پیش کر سکیں ؂

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۸ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ

جماعت احمدیہ کی بائیسویں مجلس مشاورت ۴۲ء کا افتتاح

قادیان ۳ اپریل۔ آج چونکہ مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے احباب ایک کافی تعداد میں ہندوستان کے ہر گوشہ سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نمازِ جمعہ مسجد نور میں پڑھائی۔ اور علالت طبع اور ضعف کی وجہ سے مختصر خطبہ ارشاد فرمایا جس میں موجودہ نازک اور خطرناک حالات میں دُعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی ؂

جمعہ کی نماز کے ساتھ ہی عصر کی نماز بھی ادا کی گئی۔ اور پھر ساڑھے تین بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں تلاوتِ قرآن کریم کے بعد دُعا کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت کا افتتاح فرمایا۔ اور لجنہ اماء اللہ کی آراء پیش کرنے کے لئے بابو عبد الحمید صاحب آڈیٹر کو مقرر فرمایا۔ پھر ایجنڈا میں مندرج معاملات پر غور و فکر کر کے تجاویز پیش کرنے کے لئے تین سب کمیٹیاں منظور فرمائیں ؂

پہلی سب کمیٹی جو نظارت علیا۔ اور نظارت مقبرہ بہشتی کی تجاویز پر غور کر کے رپورٹ پیش کرے گی۔ ۱۵ ممبروں پر مشتمل تجویز کی گئی جس کے سکرٹری ناظر صاحب اعلےٰ۔ اور صدر خان بہادر چودھری نعمت خان صاحب مقرر فرمائے۔

دوسری سب کمیٹی نظارت تعلیم و تربیت اور نظارت دعوت و تبلیغ کی تجاویز کے متعلق رپورٹ پیش کرنے کے لئے ۲۱ اصحاب پر مشتمل تجویز کی گئی۔ جس کے صدر حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب اور سکرٹری حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مقرر فرمائے ؂

تیسری سب کمیٹی نظارت بیت المال کے لئے ۲۸ اصحاب پر مشتمل بنائی گئی۔ جس کے صدر جناب پیر اکبر علی صاحب۔ اور سکرٹری خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال مقرر فرمائے ؂

اس پر ساڑھے چار بجے پہلا اجلاس ختم ہوا۔ مذکورہ بالا سب کمیٹیاں کل صبح اپنی رپورٹیں اجلاس میں پیش کریں گی۔ جن پر غور کیا جائے گا۔ اور نمائندگان کی آراء طلب فرمانے کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فیصلہ فرمائیں گے ؂

آج کے اجلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کی تعداد ۴۴۲ تھی۔ جو گزشتہ سال ۳۰۰ تھی۔ مقامی وزیٹرز کے لئے قریباً ایک ہزار ٹکٹ جاری کئے گئے۔ اور مہمان وزیٹرز کی تعداد اڑھائی سو کے قریب تھی خواتین کے لئے حسب معمول برعایت پردہ مجلس مشاورت میں شرکت کا انتظام تھا۔ نمائندگان میں پنجاب کے ہر ضلع کے علاوہ سرحد۔ یو۔پی۔ بہار۔ حیدرآباد دکن۔ بمبئی۔ کوئٹہ۔ بلوچستان سندھ اور بنگال کے نمائندے شامل ہیں ؂

"پیغام صلح" کیلئے صرف اظہارِ افسوس

"پیغام صلح" نے اپنے ایک گزشتہ پرچہ میں "معاصر الفضل کا سوقیانہ پن" کے عنوان سے ایک خط سید عبد المجید صاحب کیو رتھلہ کا شائع کیا تھا جس میں لکھا تھا۔

"کیا یہ واقعہ ہے۔ کہ "الفضل" نے تفسیر کبیر رحمان اور بیان القرآن شیطان کے عنوان سے لاہوری جماعت کے خلاف کچھ لکھا ہے اگر اس کا جواب اثبات میں ہے۔ تو مجھے یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں۔ کہ "الفضل" نے سوقیانہ پن کے اظہار میں کمال کر دیا ہے"

اسی سلسلہ میں مدیر پیغام کو یہ سند بھی عطا کی گئی تھی۔ کہ:۔ "معاصر "الفضل" کا عذر گناہ کے ضمن میں آپ نے نہایت تحمل اور بردباری سے کام لیا ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء"

اس خط کی اشاعت کے متعلق ہمیں انہی صاحب کی طرف سے ایک مکتوب موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے:۔ "پیغام صلح میں" ہماری تبلیغی ڈاک کے سلسلہ میں میرے جس نوٹ کا اقتباس دیا گیا ہے۔ اُسے دیکھ کر مجھے افسوس ہوا۔ میرا خیال تھا جیسا کہ پیغام صلح کے پہلے پرچہ مورخہ ۲۴ فروری سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ بیان القرآن شیطان آپ نے لکھا ہے۔ مجھے یہ قطعاً علم نہ تھا کہ یہ کسی صاحب کی رؤیا کے حوالہ سے ہے۔ میں نے پرائیویٹ خط میں ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کو جو لکھا۔ وُہ بھی اشاعت کے لئے نہ تھا۔ اس میں بھی میں نے واضح طور پر استفہامیہ صُورت میں یہ لکھا تھا۔ کہ کیا یہ واقعہ ہے۔ کہ "الفضل" نے تفسیر کبیر رحمان اور بیان القرآن شیطان کے عنوان سے لاہوری جماعت کے خلاف کچھ لکھا۔ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے۔ تو . . . . لیکن جب "الفضل" نے اس کے متعلق کچھ لکھا ہی نہیں۔ بلکہ کسی رؤیا کا حوالہ دیا ہے۔ تو میں وہ الفاظ کبھی نہ لکھتا۔ اور ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کا فرض بھی تھا۔ کہ جب میرے اس سوال کا جواب نفی میں تھا۔ تو پھر میرے خط کو جو ایک تو پرائیویٹ حیثیت سے تھا۔ اور دوسرے بالکل غیر متعلق ہو چکا تھا۔ درج ہی نہ کرتے"۔

اس کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو دونوں فریق میں اتحاد کرانے کی کوشش کرنے والا بتایا ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان کی اتحاد پسندی ہمیشہ ایک ہی طرف جھکی رہتی ہے۔ "پیغام صلح" گندے سے گندے الفاظ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف استعمال کرے۔ غیر مبایعین نہایت شرمناک طریق عمل اختیار کریں۔ خود مولوی محمد علی صاحب محض جماعت احمدیہ کی دل آزاری کے لئے

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو نعوذ باللہ یزید تک قرار دے۔ اور نہائت درشت کلامی سے کام لے۔ تو صاحب موصوف ٹس سے مس نہ ہوں۔ "الفضل" "پیغام صلح" اور اس کے امیر صاحب کی درشت کلامی کے مقابلہ میں بار بار یہ مطالبہ کرے کہ الفضل میں سے کوئی درشت کلامی دکھا دی جائے۔ مگر "پیغام صلح" ایک لفظ بھی پیش نہ کرسکے تو اسے قطعاً قابل اعتنا نہ سمجھا جائے لیکن "پیغام صلح" جب ایک غلط بات "الفضل" کی طرف منسوب کرے۔ تو جھٹ "الفضل" کو "سوقیانہ پن" کا مجرم ٹھہرا دیا جائے۔ اور ساتھ ہی "پیغام صلح" کو نہائت تحمل اور بردباری کی سند عطا کردی جائے۔ آخر جب یہ ثابت ہو جائے کہ "پیغام" نے دھوکا کیا ہے۔ اور دیدہ دانستہ سراسر غلط اور بے محل الفاظ "الفضل" کے خلاف شائع کئے ہیں۔ تو صرف اظہار افسوس کافی سمجھ لیا جائے۔

ان حالات میں ہم سید صاحب موصوف کی خدمت میں سوائے اس کے اور کیا عرض کرسکتے ہیں۔ کہ انہیں منصفانہ رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ صحیح نتیجہ پر پہونچ سکیں۔

غیر مبایع اکابر کی افسوسناک اخلاقی حالت

مندرجہ ذیل واقعہ مجھے احمدیہ بلڈنگس لاہور میں پیش آیا۔ جس سے غیر مبایع اکابر کی اخلاقی حالت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

شب درمیان ۱۷-۱۸ فروری ۱۹۴۲ء کو جب میں غیر مبایع طالب علموں کی خواہش پر ان کے کمرہ میں تبادلۂ خیالات کر رہا تھا۔ تو غیر مبایع مبلغین کے استاد مولوی احمد یار صاحب ایم۔ اے تشریف لائے۔ اور اصل موضوع بحث کو بالائے طاق رکھتے ہوئے انہوں نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو فحش گالیاں دینی شروع کردیں۔ اس پر میں نے مولوی صاحب سے کہا چونکہ آپ نے شرافت کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ اس لئے میں جاتا ہوں۔ یہ سنکر مولوی صاحب نے مزید گالیاں دیں۔ اور آپے سے باہر ہو کر کتابیں میری طرف پھینکیں۔ اور پھر مجھے مارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ جس سے میری پگڑی گر گئی۔ اس وقت میں بھی کھڑا ہو گیا۔ اور جب مولوی صاحب نے دوسری دفعہ میری طرف بڑھنے کی کوشش کی۔ تو ان کے ساتھیوں نے ان کو پکڑ لیا۔ اور نیچے اتار کرلے گئے۔ اس پر میں بھی اپنے مکان میں جو ساتھ ہی ہے آ گیا۔

دوسرے دن جب میں اپنے مکان سے نکل کر مہمان خانہ غیر مبایعین کے قریب آیا تو ڈاکٹر اللہ بخش صاحب بھتیجہ مولوی محمد علی صاحب مجھے ملے۔ اور سلام علیکم کہا۔ میں نے ان کا تعارف اپنے ساتھی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سے کرایا۔ اس وقت ڈاکٹر اللہ بخش صاحب نے مجھے کہا کہ سنا ہے تم نے مہمان خانہ میں بدزبانی کی ہے۔ اس کا جواب میں نے نفی میں دیا۔ اور ان کے مولوی صاحب کا گلہ کیا۔ کہ مجھے ان کے اخلاق پر حیرانی ہے۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ آپ نے مولوی صاحب کے بازو پر دانتوں سے کاٹا ہے۔ اور میں نے دانتوں کے نشان دیکھے ہیں۔ اس کا جواب بھی میں نے نفی میں دیا۔ اور کہا کہ اس واقعہ کو ہوا بنایا جا رہا ہے۔ اس پر ڈاکٹر صاحب بہت برانگیختہ ہو کر مجھے اور جماعت قادیان اور اکابر کو برا بھلا کہنے لگے۔ اور مجھے بھی بدمعاش لڑاکا وغیرہ کے الفاظ کہے۔ نیز جاتے ہوئے بازاری آدمیوں کی طرح ہاتھوں سے اشارے کئے۔

یہ ہے اخلاقی حالت غیر مبایعین کے ایک بڑے عالم اور مجلس معتمدین کے رکن کی۔ جو یہ تمنا رکھتے ہیں۔ کہ اپنے چچا مولوی محمد علی صاحب کے بعد وہ نوجوانوں کے امیر بنیں گے۔

خاکسار غلام مصطفٰے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ دہلی دروازہ و احمدیہ بلڈنگس

ناندھاری سکھوں کے مرکز بھینی صاحب میں اتحاد کانفرنس میں احمدی مبلغین کی شمولیت

آج کل کے زمانہ میں جبکہ چاروں طرف جنگ کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ نامدھاری سکھ صاحبان کے گورو شری پرتاپ سنگھ جی مہاراج نے اپنے صدر مقام بھینی صاحب ضلع لدھیانہ میں یکم اپریل ۱۹۴۲ء کو ایک اتحاد کانفرنس منعقد کی۔ گورو پرتاپ سنگھ صاحب ان لوگوں میں سے ہیں۔ جن کے دل میں ہندو سکھ مسلم اتحاد کی حقیقی تڑپ ہے۔ اور وہ تڑپ ہی اس کانفرنس کو منعقد کرنے کی محرک ہوئی۔ مختلف مذاہب کے نمائندوں کو اس کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ حاضرین کی تعداد چالیس ہزار کے قریب تھی۔ اور کانفرنس کا وسیع پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ باہر سے آنے والے تمام مہمانوں کی خوراک وغیرہ کا انتظام نامدھاری دربار کی طرف سے تھا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے منتظمین کی خواہش پر دو مبلغ مہاشہ محمد عمر صاحب اور عباد اللہ صاحب گیانی اس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ ہمارے مبلغین کی تقریروں کو بہت دلچسپی سے سنا گیا۔ اور بھرے مجمع میں اس بات کا اقرار کیا گیا۔ کہ ہندو سکھ مسلم اتحاد کا سہرا اصل میں جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے سر ہے۔ جنہوں نے آج سے برسوں قبل اپنی جماعت کے ہر فرد کو اس بات کی تلقین فرمائی۔ کہ ہر ایک احمدی کا اولیں فرض ہے۔ کہ وہ دنیا کی تمام قوموں کے مذہبی پیشواؤں کی عزت اور عظمت کو دنیا میں قائم کرے۔ ایک صاحب نے اپنی تقریر میں بعض باتیں اسلام کے خلاف بیان کرنے کی کوشش کی۔ مگر منتظمین نے اس کو فوراً روک دیا۔ اور وقت سے پہلے ہی اس کی تقریر بند کرا دی۔ اور اس کی اس حرکت پر نفرت کا اظہار کیا گیا۔ نامدھاری صاحبان کی طرف سے احمدی مبلغین کو شرباؤ دیئے گئے۔ جو نہائت محبت بھرے الفاظ میں پیش کئے گئے۔ گورو پرتاپ سنگھ صاحب جلسہ سے اٹھ کر احمدی مبلغین کو الوداع کہنے کے لئے آئے۔ اور بہت محبت کے ساتھ بغلگیر ہوئے دوسرے نامدھاری بزرگوں نے بھی احمدی مبلغین سے معانقہ کیا۔ اور کانفرنس میں شمولیت پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ (رپورٹر)

میٹرک کے امتحان میں اول رہنے والے احمدی طالب علم کے لئے درخواست دعا

ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ چودھری محمد حسین صاحب ہیڈ کلرک انسپکٹر آف سکولز ملتان کا لڑکا عزیز عبدالسلام پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کے امتحان میں ۷۰۵ نمبر حاصل کرکے اول رہا تھا۔ اور اس شاندار کامیابی پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک سو روپیہ نقد انعام عطا فرمایا۔ اور تیس روپے ماہوار وظیفہ عنائت کیا۔ حال میں میاں افضل حسین صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج جھنگ کی طرف سے سونے کا تمغہ بطور انعام دیا ہے۔ ۱۵ اپریل کو عزیز موصوف ایف۔ اے کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اس امتحان میں اسے نمایاں کامیابی ہو۔ اور یہ کامیابی دنیا کے علاوہ دین میں ترقی کا باعث ہو۔

درخواست ہائے دعا

(۱) حاجی غلام احمد صاحب کریام کاربنکل کی وجہ سے بیمار اور امرتسر ہسپتال میں داخل ہیں (۲) میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۳) مولوی محمد صاحب ایم۔ اے مدراس کی دو لڑکیاں ڈاکٹری کے امتحان میں اور ایک ایف۔ ایس سی میں شریک ہونے والی ہیں۔ (۴) عبدالحکیم صاحب نئی دہلی کا بچہ مبارک احمد میعادی بخار سے بیمار ہے (۵) محمد عبدالحق صاحب مغل پورہ کی والدہ بیمار ہیں (۶) بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد حسن صاحب تاج قادیان ؟؟ بیمار ہیں۔ (۷) محمد شریف صاحب لاہور بیمار ہیں (۸) محمد عبداللہ صاحب چک ۳۸ کی ایک عزیزہ بیمار ہیں (۹) سردار بیگم صاحبہ ہمشیرہ عبدالقدیر صاحب قادیان بیمار ہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان تعطیل

مجلس مشاورت میں معروفیت کے باعث ۷ اپریل کا الفضل شائع نہ ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ مطلع رہیں۔

(مینیجر)

حصولِ علم کے متعلق رسُولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

اور

دورِ اوّل کے مُسلمانوں کا شاندار نظامِ تعلیم

(۱)

رسُولِ کریم کے ارشادات کا معجزانہ اثر

اچھی سے اچھی اور بہتر سے بہتر بات بے فائدہ اور رائیگاں جاتی ہے۔ اگر اس کے پیچھے عمل کی طاقت نہ ہو۔ اسلام کے مقدس بانی اور ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو خصوصیات دُنیا کے مذہبی پیشواؤں اور مصلحین کی صف میں سب سے ممتاز۔ بلند۔ منفرد مقام پر کھڑا کرتی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان فیض ترجمان سے نکلنے والا ایک ایک لفظ اپنے اندر معجزانہ تاثیر اور عمل کی بے پناہ قوت رکھتا تھا ویسے تو ہم میں سے ہر ایک ہی برائیوں سے بچنے ۔ نیک کام کرنے ۔ اور علم حاصل کرنے کی نصیحت کر سکتا ہے۔ اور جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے قوتِ گویائی میں کمال عطا فرمایا ہے۔ وہ ان باتوں کو نہایت خوبصورت جامع اور بلیغ الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں لیکن نتیجہ کے لحاظ سے ان کا کیا اثر ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہی کہ سننے والوں کے کچھ عرصہ کے لئے سر جھومنے لگیں۔ یا وقتی طور پر جوش اور ولولہ کا کوئی ابال اُٹھے۔ اور پھر ٹھنڈا ہو جائے۔ لیکن جب ہمارے محبوبِ امی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت سادہ الفاظ میں انہی باتوں کی تلقین فرمائی۔ تو جانتے ہیں۔ آپ اس کا کیا اثر ہوا؟

عربوں کی پرلے درجہ کی وحشی اور اجڈ قوم نے پہلے تو آن کی آن میں ان تمام برائیوں اور خرابیوں کو ہمیشہ کے لئے اور مستقل طور پر چھوڑ دیا۔ جو ان میں نسلاً بعد نسل چلی آتی تھیں۔ اور جو ان کی گھٹی میں پڑ چکی تھیں۔ اور پھر اُس قوم نے اس مقدس امی نبی کی قوتِ قدسیہ کے طفیل یہ مقام حاصل کر لیا۔ کہ تقوےٰ۔ بزرگی۔ ایثار۔ غرض انسانیت کے جملہ بلند ترین اوصاف کے مجسم پیکر بن گئے!! یہ کتنا حیرت انگیز اور ایمان افروز نظارہ ہے کہ ہمارے اس مقدس آقا نے جس بات کا بھی ارشاد فرمایا مسلمانوں نے اس وقت تک چین نہیں لیا۔ جب تک کہ اس میں اعلےٰ ترین مراتب حاصل نہیں کر لئے۔ الفاظ کا یہ معجزانہ اور عظیم الشان اثر یقیناً اسلام کی تاریخ کے سوا اور کہیں بھی نہیں ملے گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

حصُولِ تعلیم کے متعلق ارشادِ نبوی

میں مثال کے طور پر صرف ایک امر کو لیتا ہوں۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

(۱) طلب العلم فریضۃ علےٰ کل مسلم ومسلمۃ۔ یعنی علم حاصل کرنا ہر ایک مسلمان مرد اور عورت کا فرض ہے۔

(۲) اطلبوا العلم ولو کان بالصین علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے دور دراز کے ممالک کا سفر کرنا پڑے۔

یہ نہایت سادہ الفاظ ہیں۔ لیکن ان الفاظ نے مسلمانوں پر اتنا عظیم الشان۔ ہمہ گیر اور گہرا اثر ڈالا۔ کہ سرزمین عرب جو ظلمت اور جہالت کا گہوارہ تھی۔ دُنیا بھر کے علوم و فنون کا مرجع بن گئی۔ اور عربوں کی قوم صرف خود ہی بحرِ علم کی غواص نہیں بنی۔ بلکہ اس نے علم و حکمت کی ایسی شمع روشن کی کہ دُنیا کی ایک ایک قوم نے اس سے اپنے گھر روشن کئے۔ اور اس طرح دُنیا کی جاہل ترین قوم اس نبی امی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوتِ قدسیہ سے دُنیا بھر کی معلمِ اعظم بن گئی!!

اسلامی نظامِ تعلیم

تحصیل علم کے متعلق ارشادِ نبوی کی تعمیل میں مسلمانوں نے کیا کیا کوششیں کیں۔ اور علوم فنون کے تمام شعبوں میں کیا کیا کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ یہ اپنی جگہ ایک لمبا اور مستقل مضمون ہے۔ جس پر گزشتہ سال الفضل کے صفحات میں کسی قدر روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ اس وقت میں مسلمانوں کے نظامِ تعلیم کے متعلق ایک یوروپین مصنف کی کتاب میں سے چند اقتباسات پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اسلامی نظامِ تعلیم کی تفصیلات میں بھی ہمیں بہت سی ایسی خصوصیات ملیں گی۔ جن سے مسلمانوں کی عدیم النظیر علمی ادبی خدمات کی اہمیت اور حصُولِ تعلیم کے متعلق رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی عملی قوت کی عظمت کا اندازہ لگایا جا سکیگا۔ ہمارے لئے تو خاص طور پر دورِ اوّل کے اسلامی نظامِ تعلیم کو جاننا ضروری ہے۔ کیونکہ آج ہم بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے دُنیا میں اسلامی نظام کے احیاء کے لئے ذمہ وار بنائے گئے ہیں۔

میں ان اقتباسات کو درج کرنے سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ان اقتباسات کو تمام و کمال درست اور صحیح تصور نہ کیا جائے۔ ممکن ہے۔ بعض جگہ فاضل مصنف کو تاریخی واقعات کو سمجھنے یا ان سے نتائج اخذ کرنے میں ٹھوکر لگی ہو لیکن بہر حال اس کی اکثر تحقیق درست اور مسلمانوں کے ابتدائی نظامِ تعلیم کی صحیح طور پر آئینہ دار معلوم ہوتی ہے۔ اور ہم اس قیمتی اور قابلِ قدر تحقیق سے بہت کچھ استفادہ کر سکتے ہیں۔ یہ اقتباسات ایک جرمن پروفیسر ڈاکٹر ڈی۔ ہینے۔ بیرک کی کتاب "اسلامی نظامِ تعلیم" سے لئے گئے ہیں۔ جو اس نے ۱۸۵۰ء میں شائع کی تھی۔

عالمگیر برادری کا تصوّر

"اسلام نے صدیوں تک ایشیا۔ افریقہ اور مغربی یورپ کی مختلف اقوام کو متحد کر کے ان کے دِلوں میں اس زبردست احساس کی لہر جاری کر دی۔ کہ وُہ مختلف النوع ملکی اور نسلی امتیازات و اختلافات کے باوجود ایک عالمگیر برادری کے سلسلے میں منسلک اور ایک ہی خاندان کے چشم و چراغ ہیں" ص۱

کامل ترین آزادی

"ایک خصوصیت جو اسلامی نظامِ تعلیم میں عام ہے۔ سب سے پہلے ہماری توجہ اپنی طرف کھینچتی ہے۔ وُہ خصوصیت یہ ہے۔ کہ کیا ابتدائی مکاتب اور کیا اعلےٰ مدارس دونوں میں وُہ نظم اور ضبط جو ہمارے مدارس پر زور سے حاوی ہے۔ ان میں قطعاً مفقود ہے۔ ۔ ۔ ۔ وہاں تعلیم کی ابتداء اور مدارس کا قیام خالصتہً آزادانہ شوق کا نتیجہ تھا۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ درس و تدریس میں کامل ترین آزادی جو ذہن میں آسکتی ہے۔ اسلامی مدارس میں اس کی ایک نہایت شاندار مثال ہمارے سامنے موجود ہے!" (ص۱۱)

علم کا عالمگیر چرچا

"یہ نہیں۔ کہ صدیوں کے بعد ہمیں کسی ایک گاؤں میں مسجد کے اندر یا مسجد کے ملحق ابتدائی تعلیم کے لئے ایک سکول نظر آئے۔ نہیں۔ بلکہ تاریخ اسلام کے ابتدائی عہد میں بھی اسی قسم کی تعلیم کا انتظام موجود تھا اور نہ صرف عرب عراق بلکہ دور دور کے صوبوں میں بھی تھا۔ مثال کے طور پر خلافتِ عباسیہ کے بانی ابو مسلم کو دیکھیئے۔ وُہ بچپن میں خراسان کے ایک سکول میں پڑھا کرتا تھا۔ اور یہ واقعہ پہلی صدی ہجری کا ہے دوسری صدی ہجری میں ایران کے شہر شوستر میں ہمیں نہ صرف ایک سکول نظر آتا ہے۔ بلکہ نصاب تعلیم کے اختتام تک تعلیم جاری رکھنا سرکاری جبر کے بغیر قانون بن گیا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لڑکا چھ برس کی عمر میں مکتب چلا جاتا تھا۔ جب معلم کسی جماعت کی طرف سے مقرر ہوتا تھا۔ تو غرباء کے بچے بھی تعلیم سے مفت فائدہ اٹھاتے تھے۔ بلکہ غلام بھی درس میں حصہ لیتے تھے جن کی مثالیں موجود ہیں" (ص۱۲-۱۳)

تربیتِ اخلاق

"اسلام نے متعدد اور دور دراز ممالک میں ہزاروں اور لاکھوں ابتدائی مکتب پیدا کر دیئے۔ گو ان سکولوں کا دائرہ عمل تنگ ہوتا تھا۔ اور طریقہ تعلیم میں بھی سختی ہوتی تھی۔ تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ اسلام نے حقیقی انسان دوستی کا بہت بڑا نمونہ پیش کر دیا!" ص۱۴

تعلیم کا اہم ماخذ

"مسلمان اقوام کے درمیان تحصیل علوم کا بے نظیر عشق جس کی وسعت اور عالمگیری کی مثال تاریخ عالم میں ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ ان کے درس و تدریس کا حکومت کی پابندیوں سے کامل آزادی ان میں علوم کی حیرت انگیز اشاعت اور اسلامی مدارس کی زندگی بخش اور ان تھک کوششوں کو اسلام کے اثر سے بے نیاز نہیں سمجھا جا سکتا!!" (ص۱۸-۱۹)

"قرآن نے کئی قوموں پر وہ روحانی اثر ڈالا۔ کہ ان میں قرآن کے پڑھنے کا آزادانہ شوق پیدا ہو گیا۔ اور اسی شوق نے کسی خارجی اثر یا حکومت کی تحریک کے بغیر ابتدائی مکاتب پیدا کر دیئے" ص۱۲

ابتدائی مکاتیب کا نصاب

"ہر ایک قسم کی سختی اور ہر طرح کے حوصلہ شکن تجارب کے باوجود اسلام نے علم کے شوق کو زندہ کیا۔ اور ابتدائی تعلیم کے محدود نصاب سے تعلیم میں جن نقائص کے پیدا ہو جانے کا احتمال تھا ان کا سدباب کر دیا۔ نصاب بہت محدود تھا۔ سب سے اول ضروری تھا۔ کہ قرآن شریف اتنا سکھا دیا جائے جو دینی ضروریات اور فرائض کی ادائیگی کے لئے کافی ہو ۔ ۔ ۔ ۔ اس کے ساتھ سادہ تحریر کا فن بھی سکھتے تھے ۔ ۔ ۔ ۔ عراق کے مکتبوں میں تحریر کی مشق معمولی کاروباری ضروریات سے بہت بڑھی ہوئی تھی۔

ازبس میں صرف و نحو بھی پڑھائی جاتی تھی۔۔۔ ۔۔۔ ایران۔ خراسان۔ ماوراءالنہر وغیرہ مشرقی ممالک میں عربی گرامر کی تعلیم لازمی تھی۔۔۔۔ تیرھویں صدی میں فارسی شعراء کے کلام کا مطالعہ بھی ضروری سمجھا جاتا تھا۔ (صفحہ ۱۵-۱۶)

اعلے التعلیم

اعلیٰ تعلیم سے مراد اول اول فقہ تھی اور فقہ کی بنیاد قرآن شریف حدیث اور قیاس پر ہے۔ ان ہی سے قانون اسلام تمام تر اخذ کیا گیا ہے۔۔۔۔۔۔ بہت عرصہ نہیں گزرا تھا۔ کہ علم لغت و معانی کے فریفتہ اور خادم بھی پیدا ہو گئے۔ لیکن یہ سب علوم زیادہ تر شریعت مقدسہ کی خدمت کے لئے پیدا ہوئے۔۔۔۔ دنیوی علوم شوق میں بھی اکثر دینی غرض پنہاں ہوتی تھی۔ صفحہ ۱۶-۱۸

اسلامی نظام تعلیم میں مساجد کی حیثیت

بچوں کے مکتب اکثر مسجدیں ہوا کرتے تھے۔ اور اب بھی ہیں۔ غریب بے کس مسافر اکثر مسجد میں ہی ٹھہرتے۔ مریضوں کے قیام کا مساجد میں انتظام ہوتا تھا۔ اکثر اوقات مسجد دربار عدالت کا بھی کام دیتی تھی۔ کیونکہ عدل و انصاف بھی ایک مقدس فعل ہے۔ نظامیہ بغداد کا مشہور پروفیسر ابو اسحاق شیرازی اکثر مسجد میں ہی کھانا کھاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسلام میں تقدس کے لحاظ سے نماز سے دوسرے درجہ پر علم ہے۔ اسلام میں ایک مخلص اور باعمل فقیہہ ایک ہزار نماز گزاروں کی نسبت شیطان پر زیادہ قوت رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ ایک ہی گنبد کے نیچے عبادت گزار نماز پڑھتے تھے۔ اور علم اللسان کا ایک ماہر کسی شاعر کے کلام پر لیکچر دیتا تھا۔ حریری کا نام یورپ میں معروف ہے۔ یہ شاعر بصرے کی ایک مسجد میں اپنی مذہبی مذاق کی نظموں پر لیکچر دیا کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ تعلیم کے لئے بڑی بڑی گراں قیمت عمارتیں کھڑی کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ مذہب اسلام نے خود ہی خندہ پیشانی اور دریا دلی سے اس کا انتظام کر دیا۔۔۔۔ یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ یہ لیکچر اسی ایک گنبد کے نیچے دیئے گئے ہونگے جس کے نیچے لوگ نماز پڑھتے تھے۔ بڑی مسجدوں میں الگ بڑے بڑے ہال کمرے اور مختلف مکانات ہوا کرتے تھے۔ اور اب بھی ہیں۔ جن سے تعلیم و

موجودہ جنگ کے مصائب کا علاج

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن
(حضرت مسیح موعودؑ)

نصف صدی سے زائد عرصہ گزر چکا ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے اپنی سنت کے مطابق اپنی مخلوق کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث کیا۔ خدا کے اس مرسل نے اپنی شب و روز کی محنت شاقہ سے خدا تعالےٰ کے نام کو اہل دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اس کے دین کی اشاعت کی خاطر طرح طرح کی تکالیف اور مصائب برداشت کیں۔ اس نے خدا تعالےٰ کی ذات کے ثبوت اور اس کے دین اسلام کی صداقت و برتری اور اپنی صداقت کو لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے ہزارہا دلائل و بینات چمکتے ہوئے نشانات پیش کئے۔ تبشیری اور تنذیری دونوں پہلوؤں سے اس نے لوگوں کو توجہ دلائی۔ لیکن اہل دنیا نے اس کی آواز کو گوش ہوش سے نہ سنا۔ اور خدا تعالےٰ کو بکلی بھلا دیا۔

دنیا کی اس بے اعتنائی پر خدا نے از راہ رحم جو اپنے غضب میں دھیما ہے۔ اپنے مسیح موعود کے ذریعہ لوگوں کو زلزلوں اور طرح طرح کے عذابوں کی خبر دی۔ تا وہ ان اخبار غیبیہ کو سنکر سنبھل جائیں۔ اور خدا کی طرف متوجہ ہوں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان مصائب اور زلازل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا مونہہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔۔۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

پہلے تو یہ عذاب چھوٹے چھوٹے زلازل یا بعض دیگر مصائب کے رنگ میں ظاہر ہوئے مگر اب یہ مصائب اور یہ عذاب موجودہ عالمگیر جنگ کی صورت میں شروع ہے۔ اور مرسل ربانی کے الفاظ حرف بحرف پورے ہو رہے ہیں۔ موجودہ عذاب کا آغاز ۱۹۳۹ء میں براعظم یورپ کے ایک ملک پولینڈ کی تباہی سے ہوا۔ اور اس سرعت سے پھیلا۔ کہ تمام براعظم یورپ میدان کارزار بن گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ پورے ہونے لگے۔ کہ "اے یورپ تو بھی امن میں نہیں"۔ اور "میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں" اسی طرح ایشیا بھی خدائی الہام کے مطابق محفوظ نہ رہا۔ چنانچہ جاپان نے اپنے ہمسایہ ملک چین پر عرصہ سے حملہ شروع کر رکھا تھا۔ اب وہ امریکن اور انگریزی مقبوضات پر قبضہ کرتا جا رہا ہے۔ اور اس طرح ایشیا اور خاص کر جزائر پر تباہی آرہی ہے۔ چنانچہ سنگا پور جاوا اور سماٹرا وغیرہ اہم جزائر اس وقت تک اس کے قبضہ میں جا چکے ہیں۔ اور ان کے مشہور اور عالیشان شہر اور قیمتی ذخائر یا تو دشمن کی بے پناہ بمباری سے نذر آتش ہو کر تباہ ہو گئے یا خود حکومت کی پالیسی سے تباہ و برباد اور نیست و نابود کر دیئے گئے۔ اور ان شہروں اور ملکوں کے باشندوں کا معتدبہ حصہ جنگ میں مقتول یا مجروح ہو چکا ہے۔ اور باقی اکثر بے خانماں ہو گئے۔ اور باوجود حفاظت اور دفاع کے کافی انتظامات کے کوئی حیلہ ان کے کارگر نہ ہو سکا اور کوئی مصنوعی خدا اس مصیبت کے وقت میں ان کی مدد نہ کر سکا۔

اب ہمارے ملک کی نوبت قریب ہے۔ جاپان نے برما پر حملہ شروع کر رکھا ہے۔ اور اس کے کچھ علاقے پر قابض ہو چکا ہے حتیٰ کہ اس کا دارالحکومت رنگون اس کے قبضہ میں ہے۔ اب یہ مصیبت ہمارے ملک کے دروازوں پر آپہونچی ہے۔ بڑی بڑی بندرگاہوں اور اہم تجارتی اور صنعتی مراکز پر دشمن کی بمباری کے پیش نظر دفاعی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ شہر خالی کئے جا رہے ہیں۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو خبر آج سے تقریباً چالیس سال پہلے دی تھی۔ وہ اب حرف بحرف پوری ہو رہی ہے۔ اسوقت نہ یورپ امن میں ہے اور نہ امریکہ والے چین کی نیند سو سکتے ہیں۔ اگر ایشیا تباہ و برباد ہو رہا ہے تو جزائر میں بھی کوئی حیلہ کارگر نہیں ہو رہا۔ اور ہندوستان کے دروازوں پر بھی جنگ کی آگ پہونچ چکی ہے۔ گویا کہ ہر جگہ ہر سو خشکی میں بھی اور پانیوں میں بھی تباہی بربادی پھیلی ہوئی ہے۔

ان عذابوں اور تباہیوں کو دیکھ کر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا ان سے بچنے اور نجات پانے کا بھی کوئی ذریعہ یا علاج ہے۔ اس کے لئے ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں ان عذابوں کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں ساتھ ہی ان کا علاج بھی تحریر فرما دیا ہے۔ اور نجات کے مندرجہ ذیل دو طریق بیان کئے ہیں۔ کاش لوگ سمجھتے اور مصائب سے نجات پاتے۔ پہلا علاج تو یہ بتایا۔ "خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

دوسرا علاج ان مصائب اور عذابوں سے بچنے کا یہ فرمایا کہ "وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے خدا کی پرستش چھوڑ دی۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر گر گئے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

پس ان ایام مصائب میں ان تباہ کن عذابوں سے نجات کا طریق صرف اور صرف یہ ہے کہ اہل دنیا شرک و معصیت کو چھوڑ کر اور خلوص نیت سے توبہ کر کے آستانہ الوہیت پر اپنی جبینیں رکھیں۔ اور خدا تعالےٰ کے لئے کامل عبودیت کا اظہار کریں۔ تا وہ آسمان پر رحم کئے جانے کے قابل ہو سکیں۔ اور خدا تعالےٰ کے بھیجے ہوئے مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھیں۔ تا کہ اس واحد خدا کا نام ہی دنیا پر غالب ہو۔ اور اسکا دین اسلام اپنی پوری شان سے چمکے۔ حضرت مسیح موعود

جناب چوہدری نظام الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے مختصر سوانح حیات

عمر

میرے والد چوہدری نظام الدین صاحب نے قریباً ۸۶ سال کی عمر میں ۳۰ مارچ کو قادیان میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ آپ فرماتے تھے کہ ان کی پیدائش غدر سے کچھ پہلے ہوئی۔

حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق اطلاع

پہلے پہل انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق علم ۱۸۸۴ء میں ایک شخص سید عبد الرحیم صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر کے ذریعہ ہوا۔ والد صاحب انہیں ملنے گئے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے براہین احمدیہ آپ کو پڑھنے کے لئے دی۔ اس کے پڑھنے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام آپ کو معلوم ہوا۔ پھر آپ سے حسن عقیدت پیدا ہوئی۔ اس کے بعد والد صاحب نے اس کا ذکر اپنے والد چوہدری غریب صاحب سے جو ذیلدار تھے۔ نیز دو بھائیوں سے کیا۔ بھائیوں نے تو مخالفت کی۔ لیکن میرے دادا صاحب نے عقیدت ظاہر کی۔ اس سے پہلے ہمارا سارا خاندان حافظ محمد صاحب لکھوکے والے کا عقیدتمند تھا۔ ۱۸۹۳ء کے قریب حافظ محمدؐ صاحب فوت ہو گئے۔ اور دادا صاحب بھی وفات کے چھ ماہ بعد دادا صاحب خواب میں والد صاحب سے ملے۔ اور کہا قادیان جا کر بیعت کر لو۔ اس کے بعد حافظ محمدؐ صاحب بھی خواب میں ملے۔ اور انہوں نے بھی کہا۔ کہ بیعت کر لینی چاہیئے۔ والد صاحب فرماتے۔ مگر میں نے تساہل کیا اور بیعت نہ کی پھر کچھ عرصہ کے بعد والد صاحب خواب میں آئے۔ اور انہوں نے پھر کہا۔ ضرور بیعت کر لینی چاہیئے۔

بیعت

اس عرصہ میں میں اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا۔ اور مسائل کے متعلق بحث و مباحثہ ہوتا رہتا تھا۔ مگر ابھی بیعت نہ کی تھی۔ والد صاحب کے دوبارہ خواب میں بیعت کے لئے کہنے پر میں مرزا افضل بیگ صاحب وکیل کے پاس قصور گیا اور انہیں کہا۔ کہ میری طرف سے بیعت کا خط لکھ دیں۔ انہوں نے کارڈ منگا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا۔ یہ ۱۸۹۶ء کا آخر یا ۱۸۹۷ء کا شروع تھا۔ مرزا صاحب نے اپنی بیعت بھی لکھی۔ اگرچہ ہم اس سے پہلے احمدی ہو چکے تھے۔ والد صاحب سنایا کرتے تھے۔ کہ چونکہ شاہدرہ سے قادیان تک سفر کے لئے یکہ ملتا تھا۔ اور سڑک کچی اور خراب تھی اس لئے قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر جلدی بیعت نہ کر سکا۔ آخر جب ہنری مارٹن کا مقدمہ شروع ہوا۔ اور یہ معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ تو میں گورداسپور گیا۔ اور دستی بیعت کی۔ ذاتی طور پر خاکسار کو یوں معلوم ہے۔ کہ ہم جنوری ۱۸۹۷ء میں اپنے آپ کو احمدی سمجھتے تھے۔ اور لوگوں سے بحث و مباحثہ ہوتا رہتا تھا۔ احمدیت کے ابتدائی واقعات میں سے عبد اللہ آتھم کی موت اور انجام آتھم کا شائع ہونا جلسہ اعظم مذاہب۔ لیکھرام کا قتل۔ یہ موٹی موٹی باتیں اس وقت کی اب تک میرے دماغ میں محفوظ ہیں۔ ان حالات میں میرا قیاس یہی ہے۔ کہ والد صاحب کی بیعت جنوری ۱۸۹۷ء سے پہلے کی ہے یعنی اس سے پہلے کسی وقت آپ نے بیعت کی۔

ایک اہم واقعہ

اس کے بعد ایک اہم واقعہ ہوا۔ اور وہ یہ کہ ۱۸۹۹ء کے ابتداء غالباً فروری میں ہمارے گاؤں کے لوگوں کی۔ ایک اور گاؤں کے سکھوں سے لڑائی ہو گئی۔ جس میں ایک سکھ قتل ہو گیا اس لڑائی میں میرے والد صاحب شامل نہ تھے لیکن فریق مخالف نے ان کو معزز اور ہوشیار آدمی سمجھ کر اس مقدمہ میں اس لئے ملوث کر لیا کہ وہ اپنی قوم کے آدمیوں کی مدد نہ کر سکیں یہ کیس جب تک [illegible] کے ہاتھ میں رہا۔ والد صاحب حاضر نہ ہوئے [illegible] پنی جائیداد کا انتظام کرنے۔ اور مقدمہ کے لئے وکلاء سے مشورے کرنے قصور اور لاہور آتے جاتے رہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں قادیان دعا کے لئے حاضر ہوئے۔ اس موقعہ کے متعلق والد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ الفاظ سنایا کرتے تھے۔

دعا کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد

لوگ دعا کو منتر جنتر سمجھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے پاس آئے۔ ہم نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور کام ہو گیا۔ یہ بالکل غلط بات ہے ہم تو اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ آگے چاہے تو وہ قبول کرے۔ اور چاہے تو نہ قبول کرے لیکن مومن کا کام ہے۔ کہ دعا کرتا جائے۔ یہانتک کہ قبولیت کے آثار نمودار ہو جائیں اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ آپ مجھے بار بار یاد دہانی کرتے رہیں۔ جب تک کہ آپ بری نہ ہو جائیں میں دعا کرتا رہوں گا۔ اور یاد دہانی کا یہ طریق ہے۔ کہ یا تو آپ مجھے روزانہ ایک کارڈ بذریعہ ڈاک بھجوا دیا کریں۔ یا یہ کریں۔ کہ اپنا کوئی آدمی یہاں چھوڑ جائیں۔ جو مجھے روزانہ یاد دہانی کرا دیا کرے۔ میں دعا کرتا رہوں گا جب تک اللہ تعالےٰ کوئی بہتر صورت پیدا کرے۔

اس پر والد صاحب نے مولوی عبد الغفار صاحب مرحوم والد حکیم محمد عمر صاحب کو مقرر کر دیا۔ اور وہ حضور کو روزانہ دعا کے لئے یاد دہانی کراتے رہے۔ جس دن مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ اس دن والد صاحب بھی حاضر ہو گئے۔ تین چار دن کیس ہوتا رہا۔ ان ایام میں آپ کو گرفتار رکھا گیا۔ کیس کے اختتام پر کرٹ مجسٹریٹ نے والد صاحب اور چند اور ملزموں کی ضمانت لے لی اور کیس سیشن سپرد کر دیا۔

ایک کشف

اس عرصہ میں ایک دن والد صاحب نے مجھے صبح کی نماز کے بعد بلا کر کہا۔ کہ رات کو ۲ بجے کے قریب کشفی حالت میں میں نے دیکھا۔ کہ ایک شخص میرے پاس آیا ہے۔ اور اس نے کہا کہ اس سورۃ کا وظیفہ کیا کرو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس ید خلون فی دین اللہ افواجا۔ فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا۔ میں نے اسے کہا مجھے یہ سورۃ یاد نہیں۔ اس نے کہا میں ابھی یاد کرا دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ پڑھتا رہا اور میں یاد کرتا گیا۔ اور مجھے یاد کرا کر چلا گیا۔ والد صاحب نے مجھے کہا۔ مولوی جلال الدین صاحب سے جو ہمارے گاؤں کی مسجد کے امام تھے اور غیر احمدی تھے اس سورۃ کے معنی لکھا لاؤ۔ میں مولوی صاحب کے پاس گیا۔ اور ان سے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ انہوں نے کہا معنی لکھنے کی ضرورت نہیں مطلب یہ ہے کہ تمہارا باپ اس مقدمہ سے بری ہو جائیگا۔ کیونکہ یہ سورۃ کامیابی کی خوشخبری پر مشتمل ہے۔ جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فتح مکہ سے قبل نازل ہوئی۔ اب تمہارے خاندان کے لئے یہی فتح ہے کہ تمہارا باپ اس مقدمہ سے بری ہو جائیگا۔

میں نے یہ بات والد صاحب سے کہدی انہوں نے تمام گاؤں کے لوگوں کو اطلاع کر دی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کی برکت سے خدا تعالیٰ نے بریت سے پہلے ہی مجھے اطلاع دیدی ہے۔ لوگوں میں سے جو دشمن تھے انہوں نے ہنسی ٹھٹھا کیا لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے والد صاحب بری ہو گئے۔ اس وقت کا ایک شخص کا یہ پنجابی فقرہ ابھی تک مجھے یاد ہے کہ "سوہنا روڑیاں نے سفنے شیش محل دے" مطلب یہ کہ ایک شخص جو کوڑے کرکٹ پر سوتا ہے۔ اسے عام طور پر خواب میں یہ نظر آتا ہے کہ شیش محل میں سو رہا ہے

تبلیغ احمدیت

اس واقعہ کے بعد والد صاحب نے مجھے پڑھنے کے لئے قادیان بھیج دیا۔ یہ جون ۱۸۹۹ء کا واقعہ ہے۔ دسمبر ۱۸۹۹ء میں میں چھٹی جماعت میں دوسری دفعہ قادیان آکر داخل ہوا۔ اس کے بعد میرے والد صاحب بکثرت قادیان آنے لگے۔ اور جماعت کے تمام کاموں میں حصہ لینے لگے۔ خاص کر تبلیغ احمدیت میں۔ آپ اپنے علاقہ میں بہت معزز زمینداروں میں سے تھے۔ غرباء سے بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔ رشتہ داروں دوستوں اور واقفوں کی ہر وقت خیر خواہی ان کے پیش نظر رہتی تھی۔ اس لئے مصیبت کے وقت لوگ عام طور پر ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اور آپ جہاں جاتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر اکثر کرتے رہتے۔ اس وجہ سے ان کے ذریعہ اس علاقہ میں متعدد جماعتیں قائم ہوئیں۔ ان میں سے جماعت کھرپڑ۔ لدھیکے نیویں۔ لدھیکے اوچے۔ لکھنے کے۔ [illegible] کی جماعتیں ہیں۔ علاقہ فیروزپور میں بھی بعض نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ والد صاحب کے ساتھ کام کرنے والے مولوی محمد علی صاحب جو مولوی جلال الدین صاحب مبلغ علاقہ ملکانہ کے بھائی تھے یہ دونوں بھائی والد صاحب کے تعلقات کی وجہ سے احمدی ہوئے۔ اور پھر ان کے ذریعہ اس علاقہ میں احمدیت پھیلی۔ یہ لکھے پڑھے اور علماء کے خاندان میں سے تھے۔ (باقی) خاکسار فتح محمد سیال

سیرالیون میں تبلیغ احمدیت

مسٹر سعید عمر جاہ افریقی مبلغ معہ اہلیہ اور ترجمان اور دو شاگردوں کے تقریباً ۲۰۰ میل لمبے تبلیغی دورہ کیلئے باڈماہوں سے روانہ ہو چکے ہیں۔ آپ بعض جماعتوں کا بھی دورہ کریں گے اور نئے علاقوں میں بھی جائیں گے۔ مولوی محمد صدیق صاحب اس دوران میں باڈماہوں میں سکول اور تبلیغ کا کام کریں گے۔ اور ایک افریقی مبلغ ابراہیم زکی کو تعلیم بھی دیں گے۔

خاکسار خود ۲۲۔نبوت کو پانچ شاگردوں اور ترجمان کے ہمراہ ایک لمبے تبلیغی دورہ کے لئے باڈماہوں سے پیدل روانہ ہوا۔ باڈماہوں میں میری تحریک پر ۱۰۔ احمدیوں نے تمباکو نوشی ترک کی۔ اور اپنے عہد پر قائم رہے۔ دو زیر تربیت مبلغین نے بھی تمباکو نوشی سے توبہ کی۔

۲۲۔نبوت کو خاکسار باڈماہوں سے R... پہنچا۔ صبح و شام لوگوں کو اسلام کی دعوت دی ایک زیر تربیت مبلغ عبدالباری نے ترجمانی کی۔ ان دونوں لیکچروں میں گاؤں کے سب باشندے حاضر تھے۔ ۲۳۔نبوت کو ردبس سے روانہ ہو کر مالیو پو میں سے ہوتا ہوا P... پہنچا۔ اس طرح دو دنوں میں ۲۵ میل پیدل سفر کیا۔ اس گاؤں میں ہماری چھوٹی سی جماعت ہے۔ تین دن انکی تعلیم و تربیت میں مشغول رہا۔ چندہ عام سے لوگ غافل تھے۔ انہیں دوبارہ یاد دہانی کرائی۔ الفا داؤد جو یہاں امامت کرتے ہیں۔ بیڈنگو قوم میں سے پہلے احمدی ہیں۔ اور بہت مخلص ہیں۔

پانفینٹی کانو یہاں کے مخلص احمدی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص اور ایمان میں برکت دے۔ اور دوسروں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ حضرت امیرالمومنین کی طرف سے درخواستہائے بیعت کے جو جوابات آئے ہوئے تھے۔ ان لوگوں میں تقسیم کئے جس سے سب کو خوشی ہوئی۔ ۲۷۔نبوت کو ہم لوگ پنفو سے روانہ ہو کر سینگبی پہنچے۔ راستہ میں Rombaa میں وعظ کیا۔ سینگبی میں دو دن قیام کیا۔ اور لوگوں کو احمدیت کی دعوت دی۔ الفا داؤد جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہے پہلے اس گاؤں میں تبلیغ کر چکے ہیں۔ اس لئے یہاں ۱۵ لوگوں نے احمدیت قبول کی۔ جنکی درخواستہائے بیعت حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں بھیج چکا ہوں۔ ۲۹۔نبوت کو ہم لوگ سینگبی سے مانگے پہنچے۔ مگر وہاں تبلیغ کا موقعہ نہ ملا۔ اس لئے اسی روز مالیوسو پہنچے۔ دو روز وہاں قیام کر کے گاؤں کے سب باشندوں کو اسلام کی دعوت دی اور مسلمانوں کو علیحدہ جمع کر کے احمدیت کی دعوت دی۔ یکم فتح کو خاکسار مالیوسو سے روانہ ہو کر ماگبورکا پہنچا۔ ماگبورکا کے پیراماؤنٹ چیف اور اکابرین نے مجھے بذریعہ خط اپنے ہاں آنے کی دعوت دی تھی مگر افسوس کہ وہاں پہنچنے پر ٹھہرنے کیلئے مکان تک نہ دیا۔ اور اکثر لوگ بے حد خنکی سے پیش آئے میں وہاں دو ہفتے ٹھہرا۔ مگر چیف نے لوگوں کو جمع کرنے سے انکار کر دیا۔ ماگبورکا میں میری صحت بھی بہت خراب رہی۔ بخار۔ زکام۔ کھانسی۔ بلغم اور گلے کی خرابی کی شکایت رہی۔ اس لئے انفرادی طور پر کماحقہ تبلیغ نہ کر سکا۔ تیس آدمی احمدیت کے قریب آرہے ہیں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں میں احمدیہ لٹریچر بیچا اور کچھ مفت تقسیم کیا۔ ایک شامی تاجر امین خلیل کو تبلیغ کی اور حمامۃ البشریٰ اور سرالخلافہ پڑھوائیں۔ آپ نہایت متمول آدمی ہیں۔ تین ماہ ہوئے آپ نے مجھے اپنے ہاں بلایا تھا مگر مجھے فرصت نہ تھی۔ اس لئے مولوی محمد صدیق صاحب ان کے ہاں گئے۔ اور کئی دن رہے انہوں نے مولوی صاحب کو ½ ۱ پونڈ کے قریب چندہ دیا۔ مگر تاحال انہوں نے احمدیت قبول نہیں کی۔ البتہ اب پہلے تین خلفاء کی خلافت کے قائل ہو چکے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بھی قائل ہیں۔ لوگوں کو تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ لیکن ابھی مزید غور و فکر ضروری سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہدایت دے۔ انہوں نے ایک پونڈ قیمت کی احمدیہ کتب خریدیں اور ایک پونڈ چندہ مجھے دیا۔ اور بھی کئی رنگ میں بہت خدمت کی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ میں نے زیادہ زور اس بات پر دیا۔ کہ حضرت علیؓ نے پہلے تین خلفاء کی خلافت اور امامت کو قولاً اور فعلاً تسلیم کیا۔

اعلان

محلہ دارالانوار میں متصل کوٹھی چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ ایک قطعہ اراضی جو دو بڑی سڑکوں پر واقع ہے قابل فروخت ہے۔ نیز چند قطعات اور بھی قابل فروخت ہیں۔ قیمت کا فیصلہ مندرجہ ذیل پتہ سے کریں۔

چوہدری حاکم دین دوکاندار قادیان

اسلام میں عورت کی حیثیت

آپ کو فقہ احمدیہ جلد دوم یعنی کتاب النکاح معہ فتاویٰ احمدیہ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا۔ مستورات کو چاہیئے۔ کہ اس کتاب کا بکثرت مطالعہ کریں۔ نکاح۔ شادی طلاق۔ خلع۔ خیار بلوغ۔ ایلا۔ ظہار۔ حق مہر اور خاوند بیوی کے حقوق و فرائض کے متعلق اسلام نے جو جو احکام دیئے ہیں ان کی مکمل واقفیت اس نادر کتاب میں بہم پہنچائی گئی ہے حضرت مسیح موعودؑ۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ۔ حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک سو چار فتوے شامل کرنے کی وجہ سے کتاب کی خوبیوں میں چار چاند لگ گئے ہیں۔ فقہ احمدیہ حصہ اول کی پانچسو کاپیاں فروخت ہونے پر چھپوائی جائیگی انشاء اللہ۔ فقہ احمدیہ حصہ اول قیمت ۸ر

حکیم محمد عبداللطیف شہید منشی فاضل ادیب فاضل تاجر کتب قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۴۲ء سے دہلی اور مورخہ ۱۷۔ اپریل ۱۹۴۲ء سے کالکا سے ۳۰ ستمبر ۱۹۴۲ء تک کالکا اور بمبئی سنٹرل کے درمیان ہفتہ میں تین دفعہ مندرجہ ذیل ائرکنڈیشنڈ گاڑیاں چلا کرینگی بمبئی سنٹرل سے پیر۔ بدھ اور جمعہ کے روز ۳۔ڈاؤن فرنٹیئر میل کے ساتھ دہلی تک اور آگے بذریعہ ۴۔اپ فرنٹیئر میل تا بمبئی سنٹرل۔ (۲) درمیانی سٹیشنوں پر جگہ ریزرو نہیں کرائی جائیگی۔ (۳) ۲۔ڈاؤن میل میں جگہ ریزرو کرانے کے لئے اسسٹنٹ اپریٹنگ آفیسر شملہ کو اور ۱۔اپ میل میں جگہ ریزرو کرانے کے لئے مسافروں کو اسٹیشن سپرنٹنڈنٹ دہلی کو اپنی ضروریات کی پوری تفصیل تحریر کرنے کے علاوہ زائد واجبات بھی ارسال کر دینے چاہئیں اگر گنجائش ہوئی۔ تو اس کا انتظام کر دیا جائیگا۔ مذکورہ بالا ایئرکنڈیشنڈ گاڑیوں میں سفر کرنے کی صورت میں زائد واجبات حسب ذیل ہونگے

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر فی اول درجہ کے مسافر کیلئے یکطرفہ سیل یا اس کے حصہ کیلئے ۲ روپے
بی بی اینڈ سی آئی تک ۲۵۰ میل کے فاصلہ تک کے لئے ۵ روپے
۲۵۰ میل سے زائد فاصلہ کیلئے ۱۰ روپے

علاوہ ازیں ایک آنہ فی روپیہ زائد چارج بھی لگایا جائیگا۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب آف مالیرکوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک عزیز کو منگا کر دی تھی۔ جنکا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہٹیل مہاسے تھے کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن بھی کروا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے۔ کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پہلے سے نکھر آیا ہے۔ اور اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے اسے برابر استعمال کرتی جاتی ہیں۔ اور آپ کی وہ ممنون ہیں۔

فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں چھائیوں اور بدنما داغوں الغرض چہرے اور جلد کی بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ خوبصورتی بنانی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ ہر جگہ بکتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس اور مشہور دوا فروشوں سے خریدیں۔

وی۔ پی منگوانے کا پتہ:۔ فیسرین فارمیسی منٹگمری پنجاب

اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دو خلفاء کی لڑکیوں سے شادی کی۔ اور تیسرے سے حضور کی دو لڑکیوں نے شادی کی۔ اور دوسرے خلیفہ نے خود حضرت علیؓ کی لڑکی سے شادی کی۔ اسلئے موجودہ زمانہ کے شیعہ علماء کا نا واجب

الفضل کا خطبہ نمبر ڈیڑھ روپے میں

صرف محدود تعداد باقی رہ گئی ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخیّر بزرگ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ "الفضل" کے خطبہ نمبر کے ایک سو پرچوں کی قیمت میں سے ایک، روپیہ فی پرچہ کے حساب سے کل رقم اپنی گرہ سے ادا فرمائیں گے۔ بشرطیکہ اس قدر مستحق اصحاب بقیہ ڈیڑھ روپیہ خود ادا کریں۔ پس ہم اس اعلان کے ذریعہ غریب اور مستحق احمدی اصحاب کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس زریں موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ڈیڑھ روپیہ پیشگی ارسال کر کے "الفضل" کا خطبہ نمبر ایک سال کیلئے اپنے نام جاری کرالیں۔ یہ رعایت صرف نئے اور مستحق خریداروں کو دی جائے گی۔ رقم اور درخواستیں بنام منیجر "الفضل" قادیان دارالامان ارسال کی جائیں۔

اسقاط کا مجرّب علاج

حب اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

چار روپے کی کتابیں صرف ایک روپیہ میں

ڈاکٹر شفیع احمد صاحب مرحوم نے بڑی محنت سے بعض بزرگوں کے دست فیض سے فیضیاب ہو کر قرآن شریف کے ترجمہ کے اور بخاری شریف کے پارے اور تبلیغ کی بہت سی کتابیں شائع کی ہیں۔ فول سدید میں مکمل تبلیغ ہے۔ مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اس لئے چار روپے کی بجائے صرف ایک روپے میں یہ تینوں کتابیں دی جا رہی ہیں۔ تاکہ ہر شخص کے ہاتھ میں یہ کتابیں پہنچیں مرحوم کی روح بھی خوش ہو۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے انکے جذبہ و خلوص کا جو احمدیت کے ساتھ انہیں تھا۔ اس بات سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ جان کنی کے وقت بھی تلقین کی کہ اللہ کو نہ بھول جانا۔ قادیان کو نہ چھوڑنا امیر المومنین ایدہ اللہ کو دعاؤں میں یاد رکھنا۔ تھوڑی ہی کتابیں رہ گئی ہیں پتہ:۔ چاندنی چوک دہلی کٹڑہ اللہ دیا بر مکان جناب احمد

نارتھ ویسٹرن ریلوے

عوام کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ عدن سے مغرب کی طرف کے ممالک اور سنگاپور سے مشرق کی طرف کے ممالک کو برآمد کرنے کیلئے جو گیہوں کراچی کو بک کیا جاتا ہے اس پر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے حصہ ریلوے محصول میں پچیس ۲۵ فیصدی کمی کر دی جاتی ہے۔ لیکن یہ کمی جہاں تک کراچی میں ریل کے ذریعہ آمد کا تعلق ہے یکم مئی ۱۹۴۲ء سے اور جہاں تک متعلقہ جہازوں کا تعلق ہے یکم جون ۱۹۴۲ء سے بند کر دی جائیگی۔ مفصل معلومات نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن ماسٹر سے یا چیف کمرشل منیجر لاہور سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

جنرل منیجر لاہور

دواخانہ خدمتِ خلق کے تریاق اور اکسیریں

(۱۲½ فیصدی رعایت یکم اپریل سے ۷ اپریل ۱۹۴۲ء تک)

مجلس شوریٰ پر آنے والے دوستوں کے لئے دواخانہ خدمت خلق نے ادویہ کی قیمتوں میں خاص رعایت کر دی ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ ذیل میں چند اکسیریں اور تریاق دواخانہ کے لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ اشفاکن۔ ملیریا کے لئے بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد قرص عـ۱ـر رعایتی قیمت ۱۴ر

۲۔ تریاق کبیر:۔ گھر کا ڈاکٹر۔ امرت دھارا کی طرح کی دوا ہے قیمت بڑی شیشی ۸ر درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۸ر رعایتی قیمت بڑی شیشی ۸ر۔ درمیانی شیشی ۱۲ر۔ چھوٹی شیشی ۷ر

۳۔ اکسیر نزلہ:۔ پرانے نزلہ کیلئے بہترین دوا ہے قیمت یکصد قرص عہ رعایتی ۸ر

۴۔ اکسیر شباب۔ کھوئی ہوئی طاقت کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت تیس خوراک پانچ روپے۔ رعایتی للعہ

۵۔ حبوب جوانی:۔ مولد جوہر حیات۔ قیمت پچاس گولیاں رعایتی قیمت ۱۰ر

۶۔ معجون مقوی۔ حرارت غریزی کے بڑھانے۔ اور طاقت کیلئے بہترین دوا ہے۔ قیمت چار تولے ایک روپیہ۔ رعایتی قیمت ۱۴ر

۷۔ زر جام عشق۔ طاقت کی بہترین اکسیر ہے۔ قیمت درجہ اول ۶۰ گولیاں چھ روپے۔ درجہ دوم ۶۰ گولیاں چار روپے۔ رعایتی قیمت درجہ اول پانچ روپے۔ درجہ دوم ۳ روپے ۸ر

۸۔ حب مروارید عنبری۔ اعضائے رئیسہ کیلئے بہترین دوا ہے قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے رعایتی قیمت ۳ روپے ۸ر

۹۔ حب جُند:۔ ہسٹریا اور مالیخولیا کے لئے بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں پندرہ روپے رعایتی قیمت تیرہ روپے دو آنے۔

۱۰۔ اکسیر جنین۔ اسقاط کیلئے بہترین دوا ہے۔ قیمت ۱ تولہ چار روپے۔ رعایتی قیمت ۳ روپے ۸ر

۱۱۔ ہمدرد نسواں۔ اٹھرا کیلئے بہترین دوا ہے قیمت فی تولہ عہ رعایتی قیمت ۱۲ر

۱۲۔ معجون فوفل۔ سیلان الرحم کیلئے مفید دوا ہے قیمت چار تولہ ایک روپیہ رعایتی ۱۴ر

۱۳۔ حب بسماک۔ خشک اور دمہ نما کھانسی کیلئے بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں عہ رعایتی قیمت ۵ر

۱۴۔ حب کیساب۔ جن لوگوں کا خون کا دباؤ کم ہو جائے۔ ان کیلئے بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں عہ رعایتی قیمت ۵ر

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

وی برائے وکٹری (فتح)

ریلویز کیلئے دفاعی خدمات یقیناً مقدم ہیں!

آپ سفر نہایت ہی اہم ضرورت کے پیش نظر کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۔ ۲ اپریل ۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ جاپانی کروزروں اور تباہ کن جہازوں کے ذریعہ جاپانی فوجیں برما کی آخری برطانی بندرگاہ اکیاب میں اُتر آئی ہیں ۔ اکیاب برما کے مغربی ساحل پر خلیج بنگالہ میں ایک اہم ترین جگہ ہے ۔

دہلی ۔ ۲ اپریل ۔ وزیر اعظم ایران علی سہیلی نے بیان کیا ہے ۔ کہ خراسان کی بغاوت فرو کردی گئی ہے ۔ شاہ ایران کو باغیوں کی طرف سے ایک درخواست پیش کی گئی تھی ۔ کہ ان کی خطا معاف کردی جائے ۔ ایرانی فوج نے باغیوں سے ہتھیار لے لئے ہیں ۔ اور باغی لیڈروں کو طہران بھیجنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں ۔

دہلی ۔ ۲ اپریل ۔ کانگرس کی مجلس عاملہ نے سر سٹیفورڈ کرپس کی سکیم کے خلاف قرارداد منظور کردی ہے ۔ اس قرارداد میں ہندوستانیوں سے اپیل کی گئی ہے ۔ کہ سر سٹیفورڈ کرپس کی سکیم کو منظور نہ کریں ۔

انقرہ ۔ ۲ اپریل ۔ اخبار "ینی صباح" میں ترکی پارلیمان کے رکن مسٹر یسین نے لکھا ہے ہم اپنے بیٹوں کا خون فروخت نہیں کرتے ہمارے بیٹے صرف اپنے وطن کی عزت اور آزادی کی خاطر خون بہائیں گے ۔ ہم کرایہ کے سپاہی نہیں ۔ ہم نیلام منڈی میں نہیں ۔ کہ زیادہ سے زیادہ بولی دینے والے کے ہاتھ بک جائیں ۔

میمیو ۔ ۲ اپریل ۔ ایسوسی ایٹڈ کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے ۔ کہ سقوط ٹونگو کی بڑی وجہ یہ ہوئی ۔ کہ محصور فوج کے پاس رسد کم ہوگئی تھی ۔ خوراک ۔ پانی اور سامان حرب کی قلت ہو چکی تھی اور محصور فوج کو مدد دینے کی کوشش ناکام ہوگئی تھی ۔

نئی دہلی ۔ ۲ اپریل ۔ کونسل آف سٹیٹ کا بجٹ سیشن موٹر کاروں کا بل منظور کرنے کے بعد غیر معین عرصے کے لئے ختم ہوگیا ۔

لنڈن ۔ ۲ اپریل ۔ لنڈن میں اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ برطانوی جہازوں کا ایک بہت بڑا قافلہ ٹینک ۔ طیارے اور دوسرا فوجی سامان لے کر بحر منجمد شمالی کی مشہور بندرگاہ مورمانسک پہنچ گیا ہے ۔ راستے میں اس قافلہ پر جرمن جنگی بیڑے اور طیاروں نے چار دفعہ حملہ کیا مگر قافلہ صحیح سلامت پہنچ گیا ۔

نئی دہلی ۔ ۲ اپریل ۔ آج صبح سر سٹیفورڈ کرپس نے پریس کانفرنس میں بیان کیا کہ اگرچہ میں نے پیر (۶ ۴/۴۲) کو ہندوستان سے رخصت ہوجانے کے انتظامات کرلئے تھے ۔ مگر اب میں نے اپنا سفر کچھ عرصہ کیلئے ملتوی کردیا ہے ۔ اس التواء کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ میرے نقطۂ نظر کے سلسلہ میں جو صورت حالات پیدا ہوگئی ہے اسکے پیش نظر میں آئندہ ہفتہ میں کوئی مفید کام کرسکوں گا ۔

نئی دہلی ۔ ۲ اپریل ۔ مرکزی اسمبلی کے کانگرسی ممبروں سے معلوم ہوا ہے کہ موجودہ مشکلات کے باوجود کانگرس اور گورنمنٹ کے درمیان کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو جائیگا ۔

ماسکو ۔ ۲ اپریل ۔ ایک نئی اعلان مظہر ہے کہ پچھلے دو دنوں میں تین ہزار جرمن لینن گریڈ کے محاذ پر مارے گئے ۔ یکم اپریل کو محاذ جنگ پر کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی ۔ لینن گریڈ ریڈیو سے بتایا گیا ہے کہ خرکاف کے محاذ پر کئی گاؤں روسیوں نے جرمنوں سے چھین لئے ہیں ۔ اور اب ان میں معمول کے مطابق کام ہو رہا ہے ۔ وسطی محاذ پر بھی ایک گاؤں ان سے چھین لیا گیا ۔

سٹاک ہالم ۔ یکم اپریل ۔ جرمنی میں مشرقی سرحد کی طرف فوجوں کی وسیع پیمانہ پر نقل و حرکت جاری ہے ۔ یقین کیا جاتا ہے کہ فوجیں جنوبی محاذ اور خاص کر کریمیا اور ڈونیٹز وادی میں جمع ہو رہی ہیں ۔

نئی دہلی ۔ ۲ اپریل ۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے ۔ کہ سر تیج بہادر سپرو ۔ اور مسٹر جیکر نے ڈیفنس کے متعلق ایک نیا فارمولا تیار کیا ہے ۔ جس کیلئے ہندوستانی لیڈروں کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ اس فارمولا کے مطابق ڈیفنس کا ایک متوازی محکمہ قائم کیا جائے گا ۔ جس کے ساتھ ایک ڈیفنس کونسل ہوگی ۔ ہندوستانی ڈیفنس ممبر اس کا پریذیڈنٹ ہوگا ۔ اور کمانڈر انچیف بھی اس کونسل کا ممبر ہوگا ۔ اس فارمولا کے مطابق ابھی سر سٹیفورڈ کرپس اور ہندوستانی لیڈروں میں بات چیت ہو رہی ہے ۔ سر سٹیفورڈ ۔ اور مولانا آزاد کی میٹنگ بھی اس سلسلہ میں ہو رہی ہے ۔

لاہور ۔ ۲ اپریل ۔ پنجاب اسمبلی میں نواب ممدوٹ والی سیٹ کے لئے انکے صاحبزادے نواب افتخار حسین صاحب بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ۔

سڈنی ۔ ۲ اپریل ۔ اخبار سڈنی سن کے نامہ نگار نے اتحادیوں کے ہیڈکوارٹرز سے اطلاع دی ہے ۔ کہ جاپانیوں نے اپنے نئے بڑے حملہ کے لئے جاوا اور سنگاپور میں کیل کانٹے سے لیس جاپانی فوجوں کے آٹھ ڈویژنوں کو جمع کردیا ہے ۔ غالباً ان فوجوں کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ۔ اور ڈیڑھ لاکھ کے درمیان ہے ۔ ان فوجوں میں طوفانی فوجوں کے علاوہ پیراشوٹ فوجیں بھی شامل ہیں ۔

نئی دہلی ۔ ۲ اپریل ۔ چوہدری سر چھوٹو رام نے کل پھر سردار پٹیل سے ملاقات کی ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ پاکستان کے خلاف ان کے خیالات زیادہ تقویت پکڑ گئے ہیں ۔

چنگکنگ ۔ ۲ اپریل ۔ ایک مشہور ماہر جنگ جنرل ینگچیسی سابق چینی سفیر مقیم ماسکو نے موسم بہار میں رُوس پر جرمنوں کے امکانی حملہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا ۔ کہ عنقریب جنگ کے دو نئے میدان بننے والے ہیں ۔ ایک تو برطانیہ اور امریکہ کی فوجیں شمالی یورپ پر حملہ کرکے بنائیں گی ۔ اور دوسرا جاپان بنائیگا انہوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے ۔ کہ جرمن ایک بار پھر ماسکو کی طرف بڑھنے کی کوشش کریں گے ۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں ۔ کہ کاکیشیا کی طرف پیش قدمی یا انگلستان پر حملہ کا امکان پہلے سے بھی کم ہے ۔

کولمبو ۔ ۲ اپریل ۔ آج کولمبو کے علاقہ میں ہوائی حملے کے خطرے کا الارم دیا گیا ۔ مگر تھوڑے ہی دقفہ کے بعد خطرہ دُور ہو گیا ۔ اور کوئی حادثہ نہ ہوا ۔

لنڈن ۔ ۲ اپریل ۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ ترکی کا جرمن سفیر ہر فان پاپن جو حال ہی میں برلن گیا تھا ۔ مندرجہ ذیل شرائط لے کر انقرہ واپس گیا ہے :۔

(۱) ترکی یورپ کے نئے نظام کے ساتھ تعاون کرے ۔

(۲) اپنی غیر جانبداری کو اس طرح از سر نو واضح کرے ۔ کہ وہ محوریوں کے حق میں ہو ۔ لیکن اُسے اینگلو ٹرکش معاہدہ کو توڑنے کے لئے نہیں کیا جائیگا ۔

(۳) دردانیال کو طرفین کے جنگی جہازوں کے لئے کھول دیا جائے لیکن اس بات کا وعدہ کیا جاتا ہے ۔ کہ ترکی کے کسی علاقہ میں خشکی ۔ سمندری یا ہوائی لڑائی نہیں لڑی جائے گی ۔ ان شرائط کو ماننے کے بدلے جرمنی وعدہ کرتا ہے ۔ کہ وہ ترکی پر حملہ نہیں کرے گا ۔ بلکہ جنگ کے بعد کچھ یونانی جزیرے اور یونانی علاقہ اس کے حوالہ کرے گا ۔ اور مڈل ایسٹ کی لیڈرشپ ترکی کے حوالے کردی جائے گی ۔

قاہرہ ۔ ۲ اپریل ۔ قاہرہ کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ لیبیا میں برطانی گشتی دستوں نے بڑی سرگرمی دکھائی ۔ اور دشمن کی چھاؤنیوں اور اگلے مورچوں پر کامیاب چھاپے مارے ۔

کولمبو ۔ ۳ اپریل ۔ سیلون گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص پیراشوٹ پکڑ لے گا ۔ اُسے پانچ ہزار روپیہ بطور انعام دیا جائے گا ۔ حکومت ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری شدومد سے مقابلہ کر رہی ہے ۔ سر کرپس نے سیلون کے وزیروں کو اطلاع دی ہے کہ وہ سیلون آنے سے معذور ہیں ۔

چنگکنگ ۔ ۲ اپریل ۔ مانڈلے کے جنوب میں چینی اور برطانوی فوجیں نہایت سخت مزاحمت

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ۔ ایڈیٹر :۔ غلام نبی)